اے وفا کے راہیو!

ماضی کے دھندلکے میں دکھائی دینے والے غبار آلود چہرے اور ماضی کے جھروکوں سے آنے والی رستاخیز صدائیں ہر مومن و مُنعِم کو کوہ و دشت میں جاری و ساری معرکۂ حق و باطل میں شرکت کی دعوت دے رہی ہیں گھوڑوں کی ہنہناہٹ تلواروں کی جھنکار تیروں کی بوچھاڑ نعرۂ اللہ احد، اللہ اکبر اور ھل من مُبارز کی للکار بلا کشانِ محبتِ الٰہی کو پکار رہی ہے۔

اے شمعِ توحید کے پروانو! اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متوالو! اے جادۂ حق کے راہیو! تمہاری وہ ہمتیں کیا ہوئیں اور تمہارے عزمِ جوان کہاں سو گئے تمہیں عرب کے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس انقلاب کا درسِ وفا دیا تھا وہ تم نے کیوں طاقِ نسیاں کی زینت بنا دیا، تم وہی ہو جن کے اسلاف نے عجم کے سورماؤں کو جنگِ قادسیہ میں ہمیشہ کے لیے تاخت و تاراج کر دیا تھا اور عجم کا سارا غرور و تکبر تہ خاک دبا دیا تھا! تم وہی ہو جن کے اسلاف خدامست نے فرعونیوں، قارونیوں اور ایرانیوں کا تختِ طاؤس، دبدبۂ کیقباد و شوکتِ کیخسرو اور تاجِ جمشید کو نبی عربی کی دشمنی کی پاداش میں فنا کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ تم وہی ہو کہ تمہارے امام عرش مقام عمرؓ بن خطاب اور تمہارے سپہ سالارِ افواج علی سعدؓ بن ابی وقاصؓ نے سازشِ عجم کے سب تار و پود بکھیر دیے اور آج یہ تم ہو کہ عجمی سازش کا صید زبوں ہو چکے ہو۔ آہ یہ تم ہو جو عجمی سازشیوں کے سامنے دم مارنے کی جرأت نہیں کر سکتے ہو۔ آہ یہ تم ہو جو مصنوعی تقدس و پارسائی کے نخچیر ہو، اور عجمی سازشیوں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے انہی کی بولی بول رہے ہو اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھے انقلاب کی بجائے انتظار کی بھنور میں ڈبکیاں لے رہے ہو اور ہاتھ پاؤں توڑ کر خالد بن ولیدؓ کا وارث کہتے ہو اور تم کس منہ سے ابو عبیدہ بن جراح کی امانتوں کا اپنے تئیں امین سمجھتے ہو وہ سراپا جد و جہد اور تم سرتاسر جمود و خمود۔!

یاد رکھو! اشتری جیسے تمہاری مشکلات کا حل نہیں اور نہ ہی مختاری چالیں تمہیں بزدلی کے گڑھے سے نکال سکیں گی۔ سبائی دولت اور حکیمی تجربے تمہیں محکومی سے نجات نہیں دلا سکتا۔

تمہیں زندہ رہنا ہے تو عمر کی تدبیر میں عثمان کی حیا، اور معاویہ کا حکم و حکمت خالد کی شجاعت کا علم لہراتے ہوئے نبی عربی کا انقلاب برپا کر دو اور عجم کی سازش کا شیش محل ایک مرتبہ پھر چُور چُور کر دو!

سید عطاء المحسن بخاری